Hands Off Ukraine!

Issued By: Revolutionary Democracy

یوکرین کو چھوڑ دو!

جاری کردہ: انقلابی جمہوریت

روسی ریاست نے 24 فروری 2022ء کو ولادیمیر پوٹین کی قیادت میں یوکرین کے خلاف جنگ شروع کر دی۔ روس اجارہ دارانہ سرمایہ داری اور سامراجیت والا ملک ہے۔ وہ سماجی سامراجی ملک، چین، سے جڑا ہوا ہے جو روس کا اتحادی ہے۔ یوکرین ایک منحصر ملک ہے جو امریکہ، یورپی یونین، برطانوی سامراج اور نیٹو کا اتحادی ہے۔ امریکہ اور اس کے اتحادی یوکرین کے زریعے اپنی روسی مخالفوں کے خلاف پراکسی جنگ میں مصروف ہیں اور اس کے لیے نئی نازی قوتوں کو استعمال کر رہے ہیں جیسے کہ آزوف بٹالین۔ یوکرین کے مختلف حصوں کا قبضہ اور اس وقت جاری جنگ روس کی مذمت اور یوکرینی قوم کے حقِ خود ارادیت کے تحفظ کا مطالبہ کرتی ہے۔

روس سامراجی معیارات کو پورا کرتا ہے؛ وہاں اجارہ دارانہ سرمایہ داری خوب مرتکز ہے، سرمائے کی بر آمد (ایکسپورٹ) کافی ہے، بینکوں اور ٹرسٹوں کے انضمام کا مطلب ہے کہ مالیاتی سرمایہ موجود ہے جسے منحصر ملکوں کو بر آمد کیا جاتا ہے۔ سیاسی طور پر، اپنی خارجہ پالیسی میں روسی سامراجیت واضح ہے۔ قذافی کی اقتدار سے بید خلی کے بعد روس نے لیبیا میں مداخلت میں حصہ لیا؛ اس نے شام کی جنگ میں شرکت کی، وہاں ہوائی اور سمندری اڈے تیار کیے؛ وہ سینٹرل افریقن ریپبلک میں اور مالی میں بھی سرگرم ہے۔ روس نے اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل کی جانب سے عوامی جمہوری کوریا (شمالی کوریا) پر مغربی (سامراجی) پابندیوں کی بھی حمایت کی۔ 1999ء میں روس نے نیٹو کو اجازت دی کہ وہ افغانستان میں سامان بھیجنے کے لیے اس کا اولیانوفسک-ووستوچنے ایئرپورٹ استعمال کرے۔ بعد میں، 21 مارچ 2012ء میں روسی نائب وزیر اعظم دیمتری روگوزن نے اعلان کیا کہ اسے نیٹو کے جہازوں کے زریعے عراق اور افغانستان میں کارگو بھیجنے کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ لی پین، اوربن، اور ٹرمپ کے ساتھ پوٹین کے قریبی تعلقات ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔

روس کے قریبی ممالک میں بھی اس کے سامراجی اثرات کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے جیسے کہ جنوبی اوسیشیا، ابغازیہ؛ مالدووا سے ٹرانسنسترا کو الگ کیا گیا اور وہاں فوجی اڈہ قائم کیا گیا؛ بیلا روس، قازقستان اور ڈونباس کی "عوامی جمہوریہ" بھی یوکرین میں قائم کی گئی۔ ان تمام ملکوں اور خطوں میں روس کے پیشہ ور قاتلوں کا پیراملٹری نیٹ ورک بنایا گیا جسے "ویگنر گروپ (Wagner Group)" کے نام سے جانا جاتا ہے اور جو پوٹین کے بہت قریب سمجھا جاتا ہے۔ اس نیٹ ورک نے ان تمام کاموں میں اہم کردار ادا کیا۔ یوکرین پر جارحیت روسی سامراجیت کا لازمی حصہ ہے۔

سوویت یونین کی تقسیم کے بعد امریکی اور جرمن سامراج نے وسطی (سینٹرل) اور مغربی یورپ میں اپنا اثر و رسوخ پھیلانے کی کوشش کی۔ انہوں نے مل کر نیٹو کے زریعے جرمن ڈیموکریٹک ریپبلک کو اپنے ساتھ جوڑ لیا، مختلف قوموں والے یوگوسلاویہ کے ٹکڑے کر دیے، چیکوسلوواکیہ کو دو حصوں میں توڑ دیا اور قریبا 14 نئی ریاستوں کو نیٹو میں شامل کر لیا۔ اسی دوران امریکی سامراج نے جرمن سامراج کو اپنا ماتحت بنانے کی کوشش کی جس نے گزشتہ کئی دہائیوں سے روس کے ساتھ معاشی تعلقات استوار کر لیے ہیں۔ یہ واضح ہے کہ جو بائیڈن کی قیادت میں امریکہ نے روس کے ساتھ محاذ آرائی کی پالیسی کو کلنٹن کی جارحانہ پالیسیوں کی پیروی میں جاری رکھا ہے۔

یوکرین کے روسی حامی اور منتخب رہنما یانکووچ کو 2014ء میں میدان کے واقعات کے زریعے اقتدار سے زبردستی بے دخل کر دیا گیا اور اس کی جگہ امریکہ کے حامی یاتسینیک کو اقتدار میں لایا گیا۔ اس کے بعد سے یوکرین میں مغربی معاشی مفادات کو روسی سرمایہ داروں کی قیمت پر فروغ دیا گیا، خصوصا سرمایہ کاری کے شعبے میں۔ امریکہ نے روسی مفادات کو اور روسی قومی اقلیت کو یوکرین میں بتدریج دیوار سے لگا دیا۔ میدان کے واقعات کے رد عمل میں، سیکیورٹی خدشات کی بنا پر، روسی سرمایہ داروں نے کرائیمیا کو اپنا حصہ بنا لیا جو کہ 1954ء سے یوکرین کا علاقہ تھا۔ 2014ء اور 2015ء کے منسک معاہدوں کی خلاف ورزی کی گئی جن میں دونیسک اور لوہانسک کو وفاقی یوکرین کے تحت خودمختاری دی جانی تھی۔ دوسرا معاہدہ فرانس اور جرمنی کے درمیان ہوا تھا۔ یوکرینیوں کا مؤقف یہ تھا کہ ان علاقوں کو خودمختاری تب دی جائے گی جب روسی فوجیں مشرقی یوکرین سے نکل جائیں گی۔

تاریخی طور پر ڈونباس اور لوہانسک یوکرین کے علاقے رہے ہیں۔ 1897ء کی مردم شماری دکھاتی ہے کہ ان علاقوں میں روسی آبادی صرف 18 فیصد تھی۔ اسٹالن کے دور میں سوویت یونین نے زبان کی یکسانیت کی بنیاد پر یونین جمہوریائیں (ریپبلکس) قائم کی تھیں اور سوویت یوکرین کا معاملہ بھی یہی تھا۔ سوویت دور سے یوکرین کا یہ علاقائی الحاق قائم رہا اور پھر 1991ء میں یوکرین علیحدہ ریاست بن گیا۔ زارشاہی اور سوویت اقتدار کے دور میں صنعتکاری کی وجہ سے مشرقی یوکرین میں بڑھنے والی روسی آبادی سوویت یونین کے خاتمے کے بعد کم ہوئی۔ 2001ء میں لوہانسک کے علاقے میں روسی آبادی 39 فیصد تھی اور دونسیک میں 38 فیصد۔ ڈونباس کے یوکرینی روسی زبان بھی بولتے ہیں۔ یہ باتیں روسی ریاست کو یہ دعوی کرنے کی طرف لے گئیں کہ ڈونباس کے رہائشی روسی ہیں جو کہ درست نہیں۔ (یہ تو ایسا ہی ہے کہ کیتالونیا کو اسپینی قرار دیا گیا کیونکہ وہاں کے اکثر لوگ کیتالونی زبان کے علاوہ اسپینی زبان بھی بولتے تھے۔) خروشچیف اور برزنیف کے دور میں یوکرین کو روسیانے کا عمل شروع ہوا تھا۔ برزنیف کے دور میں ایک افسانوی "سوویت قوم" کو تخلیق کرنے کی کوشش کی گئی تاکہ مختلف قوموں پر مبنی سوویت یونین کو بدلا جا سکے۔ تاہم، اعداد و شمار یہ دکھاتے ہیں کہ یوکرین کی علیحدگی کے بعد ان دونوں علاقوں میں روسی لوگ اقلیت میں شامل تھے۔ ان کے حقوق کا خیال نہیں رکھا گیا۔ 2014ء کے بعد انہیں آزوف بٹالین نے اپنے حملوں کا نشانہ بنایا اور کئی لوگوں کو ہلاک کیا۔

لوہانسک اور دونیسک میں روسی اقلیت نے روسی ریاست پر انحصار کیا تاکہ وہ یوکرینی ریاست کی جانب سے ڈونباس میں اپنا اقتدار واپس حاصل کرنے کی کوشش کا مقابلہ کر سکیں۔ روسی سرمایہ داروں نے ڈونباس کے ایک حصے میں "عوامی جمہوریائیں" قائم کر دیں۔ مقبوضہ ڈونباس میں لوگوں کے ایک

حصے کو روسی پاسپورٹ دیے گئے۔ یوکرینیوں نے یوکرین کے پاسپورٹ برقرار رکھے۔ نام نہاد "کمیونسٹ تحریک" نے روس کی حمایت کی حالانکہ یہاں پر مجموعی کنٹرول روسی فوج نے سنبھال رکھا تھا۔ الیکسی موز گوئے جیسے کمیونسٹ کمانڈروں کے قتل نے، جو صدق دل سے مشرقی یوکرین میں عوامی اقتدار قائم کرنا چاہتے تھے، یوکرینی اور روسی سرمایہ داروں کو مشترکہ طور پر فائدہ پہنچایا۔ نومبر 2014ء میں دونیسک میں روسی ریاست نے کمیونسٹوں کو الیکشن لڑنے کی اجازت نہیں دی جبکہ لوہانسک میں مارشل لا کے حالات میں تمام سیاسی جماعتوں کو سیاسی سرگرمی کرنے سے باز رکھا گیا۔

یوکرین پر روسی جارحیت کے بعد پوٹین نے ایک گفتگو میں قومی پالیسی کے حوالے سے لینن، اسٹالن اور بالشویکوں پر حملہ کرتے ہوئے ان کی قومی پالیسی کو نشانہ بنایا جس نے روسی قوم پرستوں اور سوشل شاؤنسٹوں سے قطعی مختلف طریقے سے یوکرین کی ریاست کو تخلیق کیا تھا۔ پوتین کا مؤقف تھا کہ ایک مشترکہ روسی قوم وجود رکھتی ہے جس میں یوکرینی (چھوٹے روسی)، بیلاروسی (سفید روسی) اور عظیم روسی شامل ہیں۔ پوٹین نے اس حقیقت کو بھی جھٹلایا کہ یوکرین کبھی ایک علیحدہ قوم کے طور پر وجود رکھتا تھا اور بالشویکوں کو اس کی تخلیق کا مجرم ٹھہرایا۔ اس نے کہا کہ یوکرین کی ریاست کو تخلیق کر کے لینن نے "روسی سرزمین" کے ٹکڑے کیے تھے۔ یہ روس میں طویل عرصے سے موجود اس انتہا پسند دائیں بازو اور فاشسٹ سوچ کی عکاسی تھی جس کا بڑے عرصے سے مطالبہ رہا ہے کہ یوکرین کے بڑے حصوں کو روس میں شامل کیا جائے۔

اسٹالن نے قوم کی تعریف اس طرح کی تھی: "ایک قوم ایک تاریخی طور پر تشکیل پانے والی، لوگوں کی ایسی مستحکم برادری ہے جو یکساں زبان، علاقے، معاشی زندگی اور نفسیاتی ساخت کو مشترکہ کلچر میں ظاہر کرتی ہے۔" لینن اور بالشویک قوم کی اس تعریف سے متفق تھے۔ قدیم "رس (Rus)" سے ابھرنے والی مختلف زبانیں تین مختلف قوموں کے وجود کو ظاہر کرتی تھی: روسی، یوکرینی اور بیلاروسی۔

پوٹین نے بالکل درست نشاندہی کی کہ لینن نے سوویت یوکرینی ریاست کی تشکیل کی حمایت کی تھی۔ یہ عوامی جمہوری ریاستوں کی رضاکارانہ طور پر قائم کی گئی ایسی یونین کا حصہ تھی جس کی بنیاد قومی حقِ خودارادیت پر تھی۔ سوویت یونین کے قیام کی یہی بنیاد تھی۔ حب الوطنی کی عظیم جنگ (دوسری عالمی جنگ میں فاشزم کے خلاف لڑائی میں فتح) کے بعد، اسٹالن کی رہنمائی میں یوکرین کے مغربی علاقے سوویت یونین میں شامل کیے گئے جو تاریخی طور پر آسٹرو-ہنگری سلطنت کا حصہ تھے اور بعد میں جن پر پولینڈ نے پہلی عالمی جنگ کے بعد قبضہ کر لیا تھا۔ اسی دوران کارپاتھی (Carpathian) یوکرین کو یوکرین میں شامل کر کے یوکرین کے قومی علاقوں کے اتحاد کو مکمل کیا گیا۔

کمیونسٹ پارٹی آف رشین فیڈریشن، جو یوکرین پر جنگ کی حمایت کرتی ہے، وہ بھی لینن اور اسٹالن کی قومی پالیسی پر حملہ کرنے میں پیچھے نہیں رہی۔ اس کا مؤقف ہے کہ روس کے چھ صنعتی خطے جو کبھی بھی یوکرین کا حصہ نہیں رہے ہیں اور جن میں لوہانسک اور دونیسک شامل ہیں انہیں لینن نے یوکرین کا حصہ بنایا تھا۔ (حوالہ: یاچیسلاف ٹیٹکن: یوکرین میں کیا ہو رہا ہے؟ نیو یارکر، نمبر 2152، لندن، صفحات۔ 5-6)۔ یہ الزام غلط ہے۔ 1897ء اور 2001ء کے دوران آبادی کے اعداد و شمار اس کی تصدیق نہیں کرتے۔

میکسم لاتر دلیل دیتا ہے: "انیسویں صدی کے اواخر میں (1897ء کی مردم شماری)، جدید دونیسک اور لوہانسک کے علاقوں کی زمین پر یوکرینیوں کا غلبہ تھا (ایکا تیرینو سلاف اور خارکوف صوبوں کے علاقے)۔ روسی صرف 18 فیصد تھے۔ چنانچہ، یوکرین کے جنوب-مشرقی خطوں کو "بنیادی طور پر روسی سرزمینوں" سے جوڑنا نہایت شک وشبے کی بات ہے۔ حقیقتا قریبا 100 سال سے یہ سرزمینیں یوکرین کا حصہ رہی ہیں، یوکرینی سوویت سوشلسٹ جمہوریہ کا بھی اور آزاد یوکرینی جمہوریہ کا بھی۔ قانونی طور پر، ابتدا میں اس خطے پر یوکرینی زبان بولنے والی آبادی کا غلبہ تھا اور روسی اقلیتی لسانی گروہ تھے۔" (میکسم لاتر: منسک اینٹی وارریزولیوشن، نوورسیا، روس-یوکرین 2014، سماجی اعدادوشمار، یوکرین)۔ http://left.by/archives/3035 میں شائع ہوا۔ روسی سے انگریزی میں ترجمہ ہوا۔) (ان اعدادوشمار کی تصدیق کلاس باخمن اور ایگور لوباشینکو بھی کرتے ہیں۔ دیکھیے: میدان کی بغاوت، علیحدگی پسندی اور بیرونی مداخلت، ایڈم بیکلر کے آرٹیکل 'Borders Within Borderland: The cultural and ethnic diversity of Ukraine', Frankfurt am Main, 2014, pp. 87-118.)

پوٹین کے الزام کے برعکس لینن اور اسٹالن نے یہ بات تسلیم کی کہ یوکرینی قوم وجود رکھتی ہے: لینن کا خیال یہ تھا: "وہ لوگ جو ان سرمایہ داروں کی وکالت کرتے ہیں جو 'یوکرین اور پولینڈ کا گلا گھونٹنے کی خاطر ہمیں جنگ میں دھکیل رہے ہیں---(یعنی، جو یوکرین اور پولینڈ کا گلہ گھونٹنے کو عظیم روسیوں کا "وطن کا دفاع" کہتے ہیں)---وہ ایسے چاپلوس (خوشامدی) اور گنوار ہیں جو نفرت، حقارت اور طیش کے جائز جذبات کو ابھارتے ہیں۔" ("عظیم روسیوں کے قومی تفاخر پر"، لینن، مجموعہ تصانیف، جلد 21، ص 104۔)

لینن مزید کہتا ہے: "یوکرین کی خود مختاری کو روسی سوشلسٹ وفاقی سوویت جمہوریہ کی کل روسی مرکزی مجلس عاملہ نے اور روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) نے، دونوں نے، تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ یہ ثابت شدہ اور عمومی طور پر تسلیم شدہ بات ہے کہ صرف یوکرینی مزدور اور کسان ہی کل یوکرینی سوویت کانگریس میں خود یہ فیصلہ کرسکتے ہیں اور کریں گے کہ آیا یوکرین روس میں شامل ہو گا، یا یہ کہ وہ ایک علیحدہ اور خود مختار جمہوریہ رہے گا اور اس دوسرے معاملے میں روس اور اس جمہوریہ کے ساتھ کس قسم کے وفاقی رشتے قائم کیے جائیں گے۔" (دنیکن کی فتح کے معاملے پر یوکرین کے مزدوروں اور کسانوں کے نام خط، لینن، مجموعہ تصانیف، جلد 20، ص 292)

اسٹالن کہتا ہے: "صرف حال ہی میں یہ کہا گیا ہے کہ یوکرینی جمہوریہ اور یوکرینی قوم جرمنوں کی تخلیق تھیں۔ لیکن یہ صاف ظاہر ہے کہ ایک یوکرینی قوم وجود رکھتی ہے اور یہ کمیونسٹوں کا فرض ہے کہ اس کی ثقافت کو ترقی دیں۔ آپ تاریخ کے خلاف نہیں جاسکتے۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ اگرچہ یوکرینی شہروں میں روسی عناصر کا غلبہ ہے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ یہ بالآخر یوکرینی بن جائیں گے۔" (اسٹالن، تصانیف، جلد 5، ص 48، 49)۔

مشرقی یوکرین میں روسی زبان کا ابھار زار شاہی اور سوویت یونین کے اس دور میں ہوا جس میں اس علاقے میں لوہے اور کوئلے کے بہت بڑے ذخیروں کو اور اس کے ساتھ ساتھ دھاتوں کی صنعت کو استعمال میں لایا گیا۔ جب تک اسٹالن کے دور میں سوویت یونین کی دوسری صنعتی بنیاد کو اورال میں میگنیٹو گورسک کے پرے قائم نہیں کیا گیا تب تک زار شاہی اور سوویت یونین کے دور میں ڈونباس کا علاقہ اولین صنعتی بنیاد تھا۔

موجودہ جنگ کی خاصیت کیا ہے؟ ایک سطح پر یہ سامراجیوں کے درمیان ہونے والی جنگ ہے جس میں ایک جانب امریکہ، برطانیہ، یورپی یونین اور نیٹو اور دوسری طرف روسی سامراج شامل ہیں۔ ایک اور سطح پر، روسی فوج کی جانب سے یوکرین کی خودمختار قوم پر حملے کے بعد، یہ روسی سامراج کے خلاف یوکرین کی قومی آزادی کی جنگ ہے۔ جمہوری قوتیں ان ملکوں کی دائیں بازو کی حکومتوں کی حمایت نہیں کر سکتیں۔ یوکرین کے معاملے میں ریاست کا انحصار مغربی سرمایہ داری پر ہے اور اس نے نئی نازیت کو فروغ دیا ہے۔ روسی سامراجیت کے معاملے میں، پوٹین کے تحت ریاست ایوان ایلین اور الیکزنڈر دوگن جیسے رجعت پرست، فاشسٹ فلسفیوں کے خیالات تک محدود ہے۔ مزید برآں، پوٹین کو خروشچیفی کمیونسٹ پارٹی آف رشین فیڈریشن کی مدد حاصل ہے۔ چنانچہ، پوٹین کو روس میں نام نہاد "کمیونسٹوں" اور فاشسٹوں، دونوں کی مدد حاصل ہے۔

اہم بات یہ ہے کہ روس میں پوٹین کی جنگ کی مخالفت کرنے والی قوتوں سے اظہارِ یکجہتی کیا جائے اور انہیں عملی مدد فراہم کی جائے۔ ان روسی کمیونسٹوں کی مدد کرنا ضروری ہے جنہوں نے یوکرین پر جارحیت میں روسی سامراج کے خلاف بین الاقوامیت پسند مؤقف اپنایا ہے۔ انہوں نے درست نشاندہی کی ہے: "کمیونزم کے خلاف صف اول کا کردار ادا کرنے والی ریاستیں نازیت کا صفایا نہیں کر سکتیں۔ محنت کش لوگوں پر فاشسٹ آمریت مسلط کرنے والی اور سماجی ترقی کو حتی کہ سرمایہ دارانہ جمہوریت کو بھی کچلنے کے راستے پر چلنے والی ریاستیں فاشزم کے خلاف نہیں ہیں اور نہ ہو سکتی ہیں۔ ان کی پالیسی فاشزم مخالف پالیسی کے خلاف ہے۔" (یونائیٹڈ کمیونسٹ پارٹی–انٹرنیشنل کا اعلامیہ۔)

یوکرین میں رجعت پرست حکومت کے باوجود روسی جارحیت کی قومی مزاحمت جاری و ساری ہے۔ مزدور طبقے، کسانوں اور محنت کش عوام کے اتحاد کے ساتھ سامراج کے خلاف متحدہ قومی جمہوری محاذ تشکیل دینا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ صرف ایک ایسا قومی محاذ ہی یوکرینی قوم کو آزادی کی راہ پر آگے لے جا سکتا ہے جو سامراجیت کی رجعت پرست قوتوں اور مقامی رجعت پرستی کا مخالف ہو۔

یوکرین کو چھوڑ دو!

جنگ بند کرو!

امریکی، یورپی، نیٹو اور روسی سامراجیت مردہ باد!

یوکرین اور روس کی جمہوری قوتوں کا اتحاد زندہ باد!

روسی سامراج یوکرین کو ہرجانہ ادا کرے!